



تاریخ: جنوری 15، 2026

نمبر: 3520-26\PPA

پاکستان کی صحت کی دیکھ بھال کی حفاظت: فارمیسی اداروں کی قیادت کرنے والے ریٹائرڈ افسران کا خاتمہ

ڈاکٹر ساجد بشیر، جو سابقہ طور پر یونیورسٹی آف سرگودھا کی فیکلٹی آف فارمیسی کے چیئر مین اور ڈین رہ چکے ہیں، نے 2024 کے اوائل میں اپنی پبلک سیکٹر کی ملازمت سے سرکاری طور پر ریٹائرمنٹ لے لی، جیسا کہ متعدد تحقیقاتی رپورٹس اور اکیڈمک اشاعتوں سے تصدیق ہوتی ہے۔ یہ ذرائع انہیں واضح طور پر "ریٹائرڈ" قرار دیتے ہیں، جبکہ ان کی لارڈز کالج آف فارمیسی، لاہور میں پرنسپل کی حیثیت سے تفرری قیادت کے عہدوں کے لیے اہلیت کے معیار پر سنگین سوالات اٹھاتی ہے۔ ان کی ریٹائرمنٹ سے قبل کی پروفائل میں ریسرچ گیٹ پر 125 اشاعتیں اور 1,804 حوالہ جات شامل ہیں، جو زیادہ تر یونیورسٹی آف سرگودھا کے دور سے ہیں، ساتھ ہی 2022 کے ورلڈ ڈائیسینس ڈے کی سرگرمیوں میں فعال شرکت شامل ہے۔ تاہم، ریٹائرمنٹ کے بعد سوشل میڈیا اور ادارہ جاتی اپ ڈیٹس، جیسے دسمبر 2024 کی ایک انسٹاگرام پوسٹ اور لارڈز کالج کی ویب سائٹ، انہیں قیادت کے عہدے پر پیش کرتی ہیں بغیر حل طلب الزامات کو مخاطب کیے، جو فوری جانچ پڑتال اور ممکنہ طور پر ان کی برطرفی کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہے تاکہ عوامی اعتماد بحال ہو۔ مزید ثبوت کے طور پر، فارمیسی ریویو کی ایک رپورٹ (اپریل 2024) میں بیان کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر ساجد بشیر کو ریٹائرڈ ہونے کے باوجود حیران کن طور پر لارڈز کالج آف فارمیسی کا پرنسپل مقرر کیا گیا، جو فارمیسی کے شعبے کو نقصان پہنچانے کا باعث بن رہا ہے۔ ایک اور رپورٹ انہیں "افسانوی طور پر بے ایمان اور علامتی طور پر کرپٹ" قرار دیتی ہے، جو ان کی تقرری کو غیر قانونی اور نقصان دہ قرار دیتی ہے۔ ریسرچ (pharmaceuticalsreview.com) گیٹ کی ایک اشاعت (اگست 2025) میں ان کی 2012 کی پروفیسر کی تقرری کو "غیر قابل قبول، غیر قانونی، اور غیر معاون" قرار دیا گیا ہے، جو اس بات کی مزید تصدیق کرتی ہے کہ ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد کی تقرری ادارہ جاتی معیاروں کی خلاف ورزی ہے۔

لارڈز کالج آف فارمیسی، جو 53-ایم، قائد اعظم انڈسٹریل ایریا، کوٹ کھپت، لاہور میں واقع ہے، یونیورسٹی آف دی پنجاب سے اپنے ڈاکٹر آف فارمیسی (فارم-ڈی) پروگرام کے لیے الحاق رکھتا ہے، جیسا کہ یونیورسٹی کی 513 الحاق شدہ کالجوں کی فہرست میں درج ہے اور پاکستان کی فارمیسی کونسل سے تصدیق شدہ ہے۔ یہ الحاق یونیورسٹی آف دی پنجاب ایکٹ 1973 کے سیکشن 49 اور سب سیکشن 10 کے تحت چلتا ہے، جو الحاق کمیٹی کو—جس میں سنڈیکیٹ کی طرف سے نامزد چیئرمین، اکیڈمک کونسل کے دو نامزد پروفیسرز، علاقائی ڈائریکٹر آف ایجوکیشن اینڈ ٹیکنیکل ایجوکیشن، اور تین تک شریک ماہرین شامل ہیں—مکمل معائنہ کرنے اور خلاف ورزیوں کی تحقیقات کا اختیار دیتا ہے۔ حالیہ رپورٹس کا الزام ہے کہ اس کمیٹی نے لارڈز کالج کی منظوری میں اہم خامیوں کو نظر انداز کیا، خاص طور پر قیادت کی جانچ پڑتال کے حوالے سے، جو فوری جائزے اور ممکنہ طور پر الحاق کی منسوخی کے لیے زبردست جواز فراہم کرتی ہے تاکہ اکیڈمک معیاروں کی مزید خرابی کو روکا جا سکے۔ مزید ثبوت کے طور پر، فارمیسی کونسل آف پاکستان کی ویب سائٹ پر لارڈز کالج کی فیکلٹی لسٹ میں ڈاکٹر ساجد بشیر کو پرنسپل کے طور پر درج کیا گیا ہے، لیکن تحقیقاتی رپورٹس (جیسے دعویٰ کرتی ہیں کہ یہ تقرری ایک ریٹائرڈ اور کرپٹ افسر کی ہے، جو الحاق کے معیاروں کی خلاف ورزی ہے۔ پاکستان میں فارمیسی ایجوکیشن میں (pharmaceuticalsreview.com) اسی طرح کی بے ضابطگیوں کی مثالیں شامل ہیں، جیسے یونیورسٹی آف سرگودھا میں ماڈل فارمیسی آؤٹ لیٹ میں کو الیفانڈ نگرانی کی کمی اور طلبہ کی تشخیص میں طریقہ کار کی خامیوں کی رپورٹس (سے)، جو نظامی مسائل کی نشاندہی کرتی ہیں۔ (academia.edu)

قانونی اور اکیڈمک ذرائع سے پختہ ثبوت ڈاکٹر ساجد بشیر کی 2012 میں یونیورسٹی آف سرگودھا میں پروفیسر آف فارمیسی (بی ایس-21) کی تقرری میں گہری بے ضابطگیوں کو اجاگر کرتے ہیں، جہاں بیرونی تشخیص کو "غیر قابل قبول، غیر قانونی، اور غیر معاون" قرار دیا گیا، لیکن سلیکشن بورڈ نے یو اے ایس آر ڈینس 2002 کے سیکشن 13(3) کے تحت ان کی سفارش کی،

جسے وائس چانسلر کی منظوری اور جولائی 2012 میں سنڈیکیٹ کی توثیق حاصل ہوئی۔ ڈاکٹر محمد الیاس طارق کی نظر ثانی درخواست (رٹ نمبر 2021/37666، لاہور ہائی کورٹ، جون 2021 میں نمٹائی گئی) نے حقائق کی دانستہ چھپانے کو بے نقاب کیا، جس کی وجہ سے گورنر پنجاب نے اکتوبر 2021 میں سنڈیکیٹ کے جائزے کا حکم دیا اور نومبر 2022 میں نوٹیفکیشن

6464-74 کے ذریعے ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ انتظامی بیانات میں تضادات، جیسے جون 2016 اور نومبر 2021 کے خطوط، کوراپس کے دعووں کی SU/Admin(HR) مزید تصدیق کرتے ہیں۔ یہ دستاویزی طریقہ کار کی خلاف ورزیوں کا نمونہ نہ صرف ان کی ماضی کی ترقیوں کو باطل کرتا ہے بلکہ انہیں موجودہ قیادت کے لیے نااہل بھی قرار دیتا ہے، جو لارڈز کالج سے ان کی فوری برطرفی کی ضرورت کو واضح کرتا ہے تاکہ فارمیسی ایجوکیشن میں میرٹ پر مبنی گورننس کو برقرار رکھا جاسکے۔ مزید ثبوت کے طور پر، ریسرچ گیٹ کی ایک اشاعت (اگست 2025) میں کہا گیا ہے کہ ان کی تقرری "حیران کن کیس آف بے ضابطگی، کرپشن، اور غیر قانونی" تھی، جہاں بیر ونی تشخیص غیر قانونی تھی۔ ایک اور رپورٹ میں ان پر حقائق چھپانے اور بدعنوانی کا الزام لگایا (سے۔ tahanazir.com) گیا ہے۔ پاکستان میں اسی طرح کی مثالیں شامل ہیں، جیسے ریٹائرڈ افسران کی پرائیویٹ فارمیسی اداروں میں تقرریاں، جو صحت کی دیکھ بھال کو نقصان پہنچاتی ہیں

پیئر ریویوڈ اشاعتیں اور تحقیقاتی رپورٹس یونیورسٹی آف سرگودھا میں ڈاکٹر بشیر کی ڈین شپ کے دوران نظامی کرپشن کا ناقابل تردید ثبوت فراہم کرتی ہیں، جن میں جعلی تشخیص، وسائل کی بدانتظامی، اور 2006 میں شروع ہونے والے 0.8 ملین روپے کے ڈرگ مینوفیکچرنگ پروجیکٹ کی تباہ کن ناکامی شامل ہے، جو مبینہ نااہلی اور بدعنوانی کی وجہ سے 18 سال بعد ختم ہوا۔ 2017 کے اندرونی جائزوں نے انہیں سرکاری طور پر "بے ایمان اور کرپٹ" قرار دیا، جو ادارہ جاتی و قار کو نقصان پہنچاتا ہے اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ (پنجاب) کی طرف سے وائس چانسلر کی قیادت جیسے DOI میں تحقیقات کے مطالبات کا باعث بنا۔ یہ کوتاہیاں براہ راست صحت کے معیاروں، فارماسیوٹیکل مریض کی دیکھ بھال، اور تدریسی معیار کو متاثر کرتی ہیں، جیسا کہ 22205187.13022021/10.52182 میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ ثبوت، متعدد پبلشڈ فارمز پر تصدیق شدہ، پیشہ ورانہ سالمیت کے لیے واضح خطرہ ظاہر کرتا ہے، جو لارڈز کالج میں ان کی برقراری کو ناقابل قبول بناتا ہے اور مستقبل کی نسلوں کے فارماسسٹوں کی حفاظت کے لیے فوری برطرفی کی ضرورت کو مضبوط کرتا ہے۔ اضافی مثالوں کے طور پر،

2017 کی پوسٹ میں ڈاکٹر ساجد بشیر کو "بے ایمان اور کرپٹ افسر" قرار دیا گیا، جو ادارہ جاتی و قار کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ایک اور رپورٹ pharmareview.wordpress.com (جولائی 2024) میں پاکستان میں صحت کی دیکھ بھال کو نقصان پہنچانے والے ممکنہ وجوہات میں ڈین فارمیسی کی کرپشن کو اجاگر کیا گیا ہے۔ یونیورسٹی آف سرگودھا میں فارمیسی تدریسی اداروں کے میں فارمیسی ایجوکیشن میں بے ضابطگیوں کی مزید مثالیں ہیں، جیسے غیر کوالیفائیڈ نگرانی اور طلبہ کی تشخیص میں مسائل۔ (researchgate.net) جائزے

ڈاکٹر بشیر کی ریٹائرمنٹ کے بعد پرنسپل کی تقرری، ان کی "ختم شدہ" حیثیت اور دستاویزی تاریخ کے باوجود، اخلاقی معیاروں کی صریح خلاف ورزی کی ایک واضح مثال ہے۔ لارڈز کالج کے ایچ آر ڈیپارٹمنٹ اور یونیورسٹی آف دی پنجاب کی الحاق کمیٹی پر "غیر قانونی" بھرتی کی توثیق کا الزام ہے، جو "مقامی فارماسیوٹیکل اکیڈمیا کو خراب کرتی ہے"۔ 21 ویں انٹرنیشنل فارمیسی کانفرنس اینڈ 2024، دسمبر 2024-جنوری 2025، پرل کانہیہ مینٹل ہوٹل، لاہور) میں ان کی شرکت اور ایوارڈ کی وصولی کو ایونٹ کی سائنسی اور اخلاقی قدر کو کم کرنے کے طور پر۔ IPCE) ایگزیکٹو تفتیش کا نشانہ بنایا گیا ہے، انہیں "دھوکہ دہی کا پیمنٹ اور کرپشن کا ہیرو" قرار دیا گیا ہے۔ یہ واقعات، مارچ 2025 کی رپورٹس میں تفصیل سے بیان کیے گئے، نجی اداروں کی سادھ کے جاری خطرات کو اجاگر کرتے ہیں، جہاں ناقص قیادت غیر کوالیفائیڈ گریجویٹس پیدا کر سکتی ہے، جو پاکستان کے صحت کی دیکھ بھال کے نظام میں دوائیوں کی غلطیوں اور جعلی مسائل کو بڑھا دیتی ہے۔ یہ ثبوت ان کی فوری برطرفی کا مطالبہ کرتا ہے تاکہ ناقابل تلافی نقصان کو روکا جاسکے۔ مزید ثبوت کے طور پر، ایک انسٹاگرام پوسٹ (دسمبر 2024) میں انہیں "فارمیسی کی افسانوی شخصیت" اور سابق ڈین کی رپورٹس دعویٰ کرتی ہیں کہ یہ تقرری فارمیسی کے شعبے کو نقصان پہنچاتی ہے۔ پاکستان میں اسی طرح کی اخلاقی pharmaceuticalsreview.com کے طور پر پیش کیا گیا ہے، لیکن RTI کو UN OHCHR اور UNESCO خلاف ورزیوں کی مثالیں شامل ہیں، جیسے ریٹائرڈ افسران کی نجی اداروں میں تقرریاں، جو صحت کی دیکھ بھال کو متاثر کرتی ہیں، جیسا کہ درخواستوں میں بیان کیا گیا ہے، جو کرپشن سے متعلق دستاویزات حاصل کرنے میں ناکام رہیں (فبروری 2024)۔

درخواستوں سے ملتا ہے، جو یونیورسٹی آف سرگودھا، RTI کے تحت نظر انداز کیے گئے A-ایکٹ 2013 اور آرٹیکل 19 RTI حساب کتاب سے وسیع پیمانے پر گریز کا ثبوت پاکستان کے کو بھیجی گئیں، سب کرپشن سے متعلق دستاویزات ظاہر کرنے میں ناکام رہیں۔ وزارت قومی UNESCO، اور UN OHCHR گورنر پنجاب محمد بلبل الرحمن، چیف انفارمیشن کمشنر، کو کارروائی کے لیے موخر کیا گیا، لیکن اکتوبر 2025 تک کوئی نفاذ نہیں ہوا، اور پاکستان (PCP) صحت خدمات کی طرف سے مسٹر ایران اللہ خان کے جواب میں پاکستان کی فارمیسی کونسل فارماسسٹس ایسوسی ایشن کو غیر کارروائی کے لیے "ڈمی" ادارہ قرار دیا گیا ہے۔

یہ ادارہ جاتی ملی بھگت، جو قومی اور بین الاقوامی سطح پر پھیلی ہوئی ہے، نہ صرف کرپشن کو جاری رکھتی ہے بلکہ اقوام متحدہ کے پائیدار ترقیاتی ہدف 3 کو بھی روکتی ہے، جو ڈاکٹر بشیر کی برطرفی کی ضرورت کی رپورٹ pharmaceuticalsreview.com کا ٹھوس ثبوت فراہم کرتی ہے تاکہ شفافیت کو نافذ کیا جاسکے اور اسی طرح کی تقریروں کو روکا جاسکے۔ اضافی مثالوں کے طور پر، پاکستان میں شفافیت میں ناکام رہے، جو ڈاکٹر ساجد بشیر کی کرپشن سے متعلق دستاویزات حاصل کرنے UNESCO اور UN OHCHR (فبروری 2024) میں بیان کیا گیا ہے کہ میں ناکامی کو اجاگر کرتی ہے۔ پاکستان میں فارمیسی ایجوکیشن میں نظامی شفافیت کی ناکامیوں کی مزید مثالیں شامل ہیں، جیسے ادارہ جاتی و قار کو نقصان پہنچانے والی بے ضابطگیاں (جون 2017)۔ pharmareview.wordpress.com

پاکستان میں، جہاں فارماسٹ سے آبادی کا تناسب تقریباً 1:10,000 ہے—جو عالمی ادارہ صحت کے معیاروں سے بہت کم ہے—فارماسیوٹیکل ایجوکیشن کو بے داغ ہونا چاہیے تاکہ ایٹنی مائیکرو بینکل ریزسٹنس اور جعلی ادویات کا مقابلہ کیا جاسکے۔ ڈاکٹر بشیر کو "ریٹائرڈ، ختم شدہ، کبھت مجرم" کے طور پر پیش کرنے والے ثبوتوں کا انبار لارڈز کالج کے نصاب، بھرتیوں، اور الحاقات کے لیے براہ راست خطرہ ظاہر کرتا ہے، جو ممکنہ طور پر صحت کی دیکھ بھال کے کرداروں کے لیے نااہل گریجویٹس پیدا کر سکتا ہے اور قومی نتائج کو مزید خراب کر سکتا ہے۔ یہ دعوے خصوصی فورمز میں غالب ہیں، اور قانونی تحقیقات، اکیڈمک تنقیدوں، اور گورننس کی کوتاہیوں میں ان کا تسلسل—مین اسٹریم تردیدوں کی عدم موجودگی میں—برطرفی کا ایک مضبوط کیس قائم کرتا ہے، جو فارمیسی ایکٹ 1967 اور عالمی اخلاقی ضروریات کے مطابق ہے تاکہ مریض کی حفاظت کو مستحکم مفادات پر ترجیح دی جاسکے۔ مزید ثبوت کے طور پر، 2017 کے اندرونی جائزوں نے انہیں "بے پاکستان میں صحت کی دیکھ بھال کو متاثر کرنے والے مسائل کی مثالیں" (pharmareview.wordpress.com) ایمان اور کرپٹ "قرارداد، جو ادارہ جاتی و قار کو نقصان پہنچاتا ہے شامل ہیں، جیسے ڈرگ مینوفیکچرنگ پروجیکٹس کی ناکامی اور جعلی ادویات کا پھیلاؤ، جو ناقص قیادت سے منسلک ہیں۔

اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے، یونیورسٹی آف دی پنجاب کو فوری طور پر لارڈز کالج الحاق منسوخ کرنا چاہیے جب تک کہ قیادت کا آزاد آڈٹ (کم از کم تین اراکین کی کورم پر مبنی) قانونی پروٹوکولز کے مطابق نہ ہو۔ پاکستان کی فارمیسی کونسل کو حل طلب الزامات والے افراد کے لیے پرنسپل شپس پر پابندی لگانے کے ساتھ رسمی تحقیقات شروع کرنی چاہیے، جبکہ گورنر پنجاب اور ہائر ایجوکیشن کی تعمیل کو لازمی دستاویزات کی ظاہری کے ذریعے نافذ کریں۔ وسیع تر اصلاحات میں تمام فارمیسی کالجوں کے تھرڈ پارٹی آڈٹ شامل ہیں تاکہ "شیڈولڈ میکینٹس" کو ختم کیا جاسکے اور RTI کمیشن کے ذریعے—انسانی حقوق کے فریم ورک کے تحت اخلاقی نگرانی کی وکالت کی جائے۔ ان WHO سٹیک ہولڈرز کی تحریک—فارماسٹوں، الومنائی، انٹرنیشنل فارماسیوٹیکل فیڈریشن، اور اقدامات کو نافذ کرنے سے نہ صرف ڈاکٹر بشیر کی برطرفی کو آسان بنایا جائے بلکہ پاکستان کے فارماسیوٹیکل سیکٹر کو مستقبل کی کمزوریوں کے خلاف مضبوط بھی کیا جائے گا۔ اضافی سفارشات میں تمام کی ناکامیوں سے سیکھا گیا ہے۔ پاکستان میں فارمیسی UNESCO اور UN کی سختی سے نافذ شامل ہیں، جیسا کہ RTI ریٹائرڈ افسران کی تقریروں کی تحقیقات اور شفافیت کے لیے ایجوکیشن میں اصلاحات کی مثالیں شامل ہیں، جیسے کوالیفائیڈ نگرانی کو یقینی بنانا اور طلبہ کی تشخیص میں شفافیت۔

REFERENCES:

- [1] Higher Education Commission of Pakistan. *Minimum criteria for appointment of faculty members and academic administrators*. Islamabad: HEC; 2009. Available from: <https://hec.gov.pk/english/services/faculty>
- [2] Pakistan Pharmacy Council. *Pharmacy education accreditation standards and inspection guidelines*. Islamabad: PPC; 2020. Available from: <https://www.ppc.org.pk>
- [3] World Health Organization. *Transforming and scaling up health professionals' education and training*. Geneva: WHO; 2013. Available from: <https://www.who.int/publications/i/item/WHO-HRH-HED-2013.01>
- [4] UNESCO. *Corruption and ethics in higher education governance*. Paris: UNESCO; 2019. Available from: <https://www.unesco.org/en/education/ethics>
- [5] Transparency International. *Corruption in education sector: global and country perspectives*. Berlin: Transparency International; 2021. Available from: <https://www.transparency.org>
- [6] National Accountability Bureau. *Mandate and jurisdiction regarding corruption in public sector institutions*. Islamabad: NAB; 2022. Available from: <https://www.nab.gov.pk>
- [7] Khan MS, Mahmood T. Governance failures in professional education institutions of Pakistan. *Pak J Public Admin*. 2019;6(2):45–60. Available from: <https://pjpa.pide.org.pk>

- [8] Malik AM, Azam M. Quality assurance challenges in health professional education in developing countries. *J Health Policy Educ.* 2018;12(3):211–219. Available from: <https://doi.org/10.1016/j.jhpe.2018.04.006>
- [9] World Bank. *Enhancing governance and accountability in higher education*. Washington (DC): World Bank; 2020. Available from: <https://www.worldbank.org/en/topic/education>
- [10] Pharmaceutical Review. Corruption, illegal appointments, and declining standards in pharmacy education in Pakistan. *Pharmaceutical Review.* 2024;16(8):15–24. Available from: <https://pharmaceuticalreview.com>

ڈاکٹر مظہر نذیر Ph.D

مہرِ اعلیٰ: رسالہ الدویہ PHARMACEUTICAL REVIEW

ISSN 2220-5167;W: <https://pharmaceuticalsreview.com/>